:- (اسلام کیا ہے؟) :-

اسلام :-

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی سلامتی اور فرمانبرداری کے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم :-

اصطلاح میں دین اسلام سے مراد وہ نظام زندگی جو اللہ نے انسانوں کے لیے منتخب کی کیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔

دین اور شریعت :-

دین ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس کے مطابق زندگی کے تمام معاملات ہوتے ہیں۔ اور شریعت زندگی کے ان تمام معاملات کو چلانے کے طریقے کو کہتے ہیں۔

دین اسلام ہمارے پہلے نبی حضرت آدم (علیہ السلام) سے ہی چلا آرہا ہے۔ ہر نبی اور رسول شریعت لے کر آتے ہیں۔ شریعت سے مراد زندگی گزارنے کے طریقے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھنے کا طریقہ، روزہ، ایک انسان پر کتنے نکاح جائز ہیں۔ یہ تمام چیزیں ہر رسول اپنی شریعت کے مطابق

اللہ کے حکم سے اپنی اُمت کے پاس لے کر آتے ہیں۔

نبی اور رسول:

نبی اللہ کے خاص اور نیک بندے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب انبیاء کرام (علیہ السلام) کو دنیا میں بھیجا۔

رسول بھی اللہ کے خاص اور نیک بندے کو ہی کہتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ کی طرف سے شریعت اور کتاب لے کر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تقریباً 313 سے 315 رسولوں کو دنیا میں بھیجا ہے تمام اپنے ساتھ شریعت اور نازل کردہ کتاب لے کر آتے ہیں۔

حضرت آدم (علیہ السلام) اللہ کے پہلے نبی ہے۔

حضرت نوح (علیہ السلام) اللہ کے پہلے رسول ہے۔

ہر رسول نبی ہوتا ہے۔ لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا ہے۔

رسول نبی سے اونچا اور بڑا عہدہ ہوتا ہے۔ رسالت ملنے سے پہلے رسول بھی نبی ہی کہلاتا ہے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پیارے نبی ہیں۔ آپ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ (علیہ السلام) پر اللہ نے قرآن مجید نازل کیا۔ آپ (علیہ السلام) کو چالیس برس کی عمر میں نبوت حاصل ہوئی۔

آپ (علیہ السلام) اللہ کی طرف سے اپنی اُمت کے لیے ایک شریعت (زندگی گزارنے کے طریقے) لے کر آئے۔

آپ (علیہ السلام) کی نبوت کے سلسلے کے وقت بنی شریعت اللہ کے حکم سے بدلتی چلی گئی۔ مثال کے طور پر آپ (علیہ السلام) کی نبوت کے انیسویں سال مندرجہ ذیل تین چیزوں کو حرام قرار کر دیا گیا۔

(i) شراب
(ii) گدھے کا گوشت
(iii) نکاح متعہ

نکاح متعہ:-

نکاح متعہ سے مراد وہ نکاح ہے جس میں مرد اور عورت وقت کے کچھ تقاضے کے لیے ایک دوسرے سے نکاح میں ہوتے ہیں پھر بعد میں الگ ہو جاتے ہیں۔

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال:-

اولوالعزم پیغمبر کونسے ہیں؟ نام لکھیں۔

جواب:-

اولوالعزم پیغمبروں کی تعداد 5 ہے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(i) حضرت نوح (علیہ السلام)
(ii) حضرت ابراہیم (علیہ السلام)
(iii) حضرت موسیٰ (علیہ السلام)
(iv) حضرت عیسیٰ (علیہ السلام)
(v) حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سوال:-

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر نوٹ لکھیں؟

جواب:-

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) عراق کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کے وہ خاص نبی ہے۔ جو کہ اللہ کی ہر قسم کی آزمائش میں ثابت قدم رہے ہیں۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/22__

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل اللہ کا لقب ملا۔ آپ (علیہ السلام) کی بیوی کا نام سارہ تھا۔

عراق کا بادشاہ نمرود جو کہ ایک رنگ باز (لین عورتوں کا شوقین) تھا۔ جو کوئی عورت اس کے دربار پر آتی تو وہ اسے اپنے جال میں پھنسا لیتا۔ لیکن اس نے ایک اصول اپنایا ہوا تھا کہ اگر عورت کے ساتھ اس کا بھائی موجود ہے تو وہ عورت کو کچھ نہیں کرے گا۔

ایک مرتبہ نمرود کے دربار پر میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور انکی بیوی سارہ آئی۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو جب بادشاہ (نمرود) کی حرکتوں کے بارے میں پتا چلا تو آپ (علیہ السلام) نے اللہ کے حکم سے اپنی عزت کو بچانے کے لیے نمرود سے جھوٹ بولا کہ یہ میری بہن ہے جو کہ میرے ساتھ آئی ہے۔ جب نمرود نے حضرت سارہؑ کو دیکھا تو نمرود نے اپنا ہی بنایا ہوا اصول توڑ دیا تو وہ حضرت سارہ (علیہ السلام) پر ہاتھ ڈالنے لگا تو اس کا ہاتھ اپاہج ہو گیا۔

نمرود سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی عام ہستی نہیں ہے

تو نمرود نے اپنی بیٹی ہاجرہ کو آپ (علیہ السلام) کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ نے کوئی اولاد نہیں عطا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے 86 سال کے بعد حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو حضرت ہاجرہ (علیہ السلام) سے ایک بیٹا عطا کیا۔ جن کا نام حضرت اسماعیل (علیہ السلام) تھا۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اپنی بیوی ہاجرہ اور بیٹے کو لے کر فلسطین چلے گئے۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) سے بہت محبت کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ (علیہ السلام) کی بیوی حضرت سارہ نے ~~[illegible]~~ اعتراض کیا کہ آپ بس حضرت ہاجرہ (علیہ السلام) کے خاندان کو محبت کرتے رہتے ہیں۔

تو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اللہ کے حکم سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کو لے کر مکہ روانہ ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو حضرت سارہ (علیہ السلام) سے بیٹے سے نوازا۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

جن کا نام حضرت اسحاق (علیہ السلام) تھا۔

سوال:۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو جد الانبیاء کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:۔

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو جد الانبیا کہا جاتا ہے کیونکہ آپ (علیہ السلام) کی نسل سے 70 ہزار کے قریب انبیاء کرام (علیہ السلام) اس دنیا میں آئے۔

نوٹ:۔

- عراق کے بادشاہ کو نمرود کہتے ہیں۔
- روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے ہیں۔
- ایران کے بادشاہ کو کسریٰ کہتے ہیں۔
- حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی کہتے ہیں۔
- مصر کے بادشاہ کو فرعون کہتے ہیں۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

بنی اسرائیل سے جو نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تھا وہ کونسے پیغمبر پر آ کر ختم ہوا؟

جواب :-

بنی اسرائیل سے اللہ تعالیٰ نے 70,000 سے زائد انبیا کرام (علیہ السلام) کو اس دنیا میں بھیجا۔ اس نبوت کا سلسلہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) پر آ کر ختم ہوا۔

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا تعارف :-

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے آخری نبی ہے۔ جو کہ حضرت اسماعیل (علیہ السلام) سے جو نبوت کی جو لڑی شروع ہوئی تھی۔ اس لڑی کے آخری نبی آپ (علیہ السلام) ہیں۔

سوال :-

اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کو بنی اسماعیل میں سے ہی کیوں چنا؟

جواب :-

اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنی اسماعیل سے چنا کیونکہ بنی اسرائیل کا یہ دعوہ

Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

تھا کہ آخری نبی ہم میں سے ہی ہونگے
یہاں سے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خاندان یا قبیلہ نے شروع
سے ہی خانہ کعبہ کی حفاظت کی تھی۔
عبدالمناف کے بیٹے ہاشم جن کا اصل
نام عمرو تھا۔
آپ کو ہاشم کا لقب اس وجہ سے ملا
کیونکہ آپ کعبہ کا طواف کرنے آنے والے
حاجیوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اصل میں
ہاشم کا لفظی معنی کھانا کھلانے والا کے ہیں۔
اسی وجہ سے آپ کو ہاشم کہا جانے لگا۔
آپ کے بیٹے کا نام عامر تھا۔ عامر کو لوگ
شیبہ بھی کہہ کر پکارتے تھے۔ شیبہ کا
مطلب ہے بوڑھا آدمی۔ آپ کے چھوٹی سی
عمر میں بال سفید ہو گئے۔ اسی وجہ سے لوگ
آپ کو شیبہ پکارتے تھے۔
جب آپ کے والد مطلب ابن ہاشم کا انتقال
ہوا تو آپ نانا کے پاس چلے گئے۔ آپ کے
چچا جن کا نام مطلب تھا۔ ان کی کوئی اولاد
نہیں تھی انہوں نے سوچا کہ مجھے اپنے بھتیجے عامر

کی پرورش کرنی چاہیے۔ تو آپ کے چچا آپکو
اپنے گھر لے آئے۔ یہی سے آپ کا نام
عبدالمطلب رکھا گیا۔
حضرت عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) نے خانہ کعبہ
کی بہت زیادہ حفاظت کی۔

حضرت عبدالمطلبؓ کا خواب:-

ایک مرتبہ حضرت عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ)
نے خواب میں دیکھا کہ ~~یثرب~~ مکہ میں ایک کنواں
ہے۔ جس کا پانی باہر نکل آیا ہے۔ اصل میں
یہ کنواں آبِ زم زم کنواں تھا۔ جسکو قبیلہ
بنو جرھم نے وہاں سے نکلتے وقت بند کر دیا تھا۔
تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے یہ خواب ایک عورت کو
سنایا۔ اس عورت نے تعبیر کی۔
تو حضرت عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) نے قسم
کھائی یا منت مانگی کہ اگر اللہ نے مجھے دس
بیٹے عطا کیے تو میں ان کے ساتھ اس کنواں کو
دوبارہ خود واگر بحال کر دونگا۔ اور اپنا بیٹا اللہ
کی راہ میں قربان کر دونگا۔

Date: __/__/20__

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دس بیٹے عطا کر دیے
اور جب قربانی دینے کی باری آئی تو آپ
(رضی اللہ عنہ) نے قرعہ اندازی کی تو حضرت عبداللہ
جو کہ آپ (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے تھے۔ انکا نام
نکل آیا۔
حضرت عبداللہ پورے خاندان والوں کو
محبوب تھے۔ بنو ہاشم عبداللہ کو قربان ہونے
نہیں دے رہا تھا۔
حضرت عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) ہم بیس اس
عورت کے پاس گئے۔
اس عورت نے کہا کہ اگر آپ قربانی
نہیں دینا چاہتے تو آپکو خون بہا دینا ہوگا۔
اس وقت دس اونٹ اللہ کی راہ میں قربان
خون بہا کے برابر تھا۔
اس عورت نے کہا کہ آپ پرچی ڈالے ایک
پرچی پر عبداللہ کا نام لکھیں اور دوسری پر
دس اونٹ لکھے۔
اگر پرچی پر عبداللہ کے نام کی نکلتی ہے
تو آپ خون بہا کی قیمت 20 اونٹ کر دینا۔
اور پھر ایسا ہی ہو تو 30 اونٹ یعنی ہر بار
آپ دس اونٹ بڑھا دینا۔

یوں کرتے کرتے جب 100 اونٹ کی پرچی ڈالی
تو پھر اس بار خون بہا کی پرچی نکلی۔ تب
سے لے کر آج تک خون بہا کی قیمت 100
اونٹ فرض کر دی گئی۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے والد
کا نام حضرت عبداللہ تھا۔ حضرت عبداللہ
(رضی اللہ عنہ) کی 24 سال کی عمر میں شادی
ہوئی۔ شادی کے 4 مہینے کے بعد آپ کا
انتقال ہو گیا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی
یتیم ہو گئے۔

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) 21 اپریل
571 یا 569 عیسوی بروز پیر کے دن پیدا
ہوئے۔ اسلامی کیلنڈر کے لحاظ سے آپ کی
ولادت کا مہینہ ربیع الاوّل ہے۔ لیکن دن
کونسا ہے اس پر اختلاف پایا جاتا ہے۔

سوال:-

قسم توڑنے کا کفارہ کتنا ہوتا ہے؟

جواب:-

قسم توڑنے کا کفارہ 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا، یا 10 غریبوں کو کپڑا دلانا اگر وہ یہ سب نہیں کر سکتا تو وہ شخص 3 روزے رکھے گا۔

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

عرب کو قوم اُمّی کیوں کہا جاتا تھا؟

جواب :-

عرب کے لوگوں میں پڑھنے لکھنے کا رواج بالکل نہ ہونے کے برابر تھا۔ پورے عرب ممالک میں اس وقت پڑھے لکھے لوگوں کی کل تعداد 17 تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کو قوم اُمّی کہا جاتا تھا۔

سوال :-

ہمارے پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرض روزوں کے سوا اور کونسے روزے رکھتے تھے اور ایام بیض سے کونسے ایام مراد ہیں؟

جواب :-

ہمارے پیارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رمضان کے روزوں کے علاوہ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔

ایام بیض سے مراد ہر اسلامی مہینے کے 13، 14 اور 15 ایام ہیں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان دنوں میں بھی روزے رکھتے تھے۔

سوال:

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سب سے پہلے کنیوں نے دودھ پلایا اور رضاعی ماں کا بھی ذکر کرے؟

جواب:

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سب سے پہلے آپکی والدہ حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) نے دودھ پلایا۔

اور پھر حضرت ثوبیہ / ثویبہ (رضی اللہ عنہا) نے دودھ پلایا۔

حضرت ثوبیہ / ثویبہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ (رضی اللہ عنہا) آپ کی رضاعی مائیں ہیں۔

سوال:

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ شق صدر کا واقعہ کتنی مرتبہ پیش آیا؟

جواب:

شق صدر کا مطلب ہے سینے کو چاک کرنا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پیش مرتبہ سینہ چاک کر کے آپ کا دل آب زم زم سے دھویا گیا۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تین مرتبہ شق صدر کا واقعہ ہوا۔ ان کے اوقات یہ ہیں۔

(i) ایک مرتبہ جب آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس تھے تب یہ واقعہ پیش ہوا۔

(ii) ایک مرتبہ نبوت ملنے سے پہلے یہ واقعہ ہوا۔

(iii) ایک مرتبہ معراج پر جانے سے پہلے ہوا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پرورش:

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس چار سال رہے۔ چار سال کے بعد آپ واپس اپنی والدہ حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس چلے گئے۔

6 سال کی عمر میں آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ پھر آپ کی پرورش آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب (عم) (رضی اللہ عنہ) نے کی۔

جب آپ کی عمر 8 سال ہوئی تو آپ کے دادا بھی اس دنیا سے چلے گئے۔

پھر آپ کی پرورش آپ کے چچا حضرت ابوطالب (رضی اللہ عنہ) نے کی۔

آپ کے چچا حضرت ابوطالب (رضی اللہ عنہ) نے 42 سال تک آپ کی پرورش کی۔ اور ان 42 سالوں میں آپ کے چچا نے آپ کی بھرپور مدد کی۔

جو بھی لوگ آپ کو نقصان پہنچانے آتے تو آپ ڈٹ کر مقابلہ کرتے۔

نبی ہونے کی خوشخبری:-

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عمر جب 10 یا 12 سال تھی تو ایک واقعہ پیش آیا۔ آپ کے چچا حضرت ابوطالب (رضی اللہ عنہ) تجارت کی غرض سے شام جانے لگے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بھی ساتھ جانا چاہتے ہیں۔ آپ کے چچا آپکو ساتھ لے کر روانہ ہوگئے۔ تو راستے میں ایک جگہ سے گزر ہوا جہاں عیسائیوں کی بستی تھی۔

تو وہاں سے ایک عیسائیوں کا بہت بڑا عالم جس کو بحیرہ راہب کہتے تھے اس کا اصل نام

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

اس نے آپ کو روک کر پوچھا کہ ابوطالب
یہ بچہ کون ہے جو تمہارے ساتھ ہے۔ آپ
کے چچا نے کہا کہ میرا یہ بیٹا ہے تو بحیرہ نے
کہا کہ نہیں یہ تمہارا بیٹا نہیں ہو سکتا ہے۔
حضرت ابوطالب (رضی اللہ عنہ) پریشان ہو گئے
اور پھر کہا کہ یہ میرے بھائی عبداللہ کا
بیٹا ہے۔
تو بحیرہ نے پوچھا تمہارا بھائی کہاں ہے۔
تو حضرت ابوطالب نے کہا کہ وہ تو اس دنیا سے
چلے گئے۔
بحیرہ نے کہا کہ تمہیں پتا ہے کہ میں نے تم دونوں
کو دور سے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ
راستے کے سارے درخت تمہارے بھائی کے بیٹے
کو سجدہ کر رہے ہیں۔
اور ہمارے مذہب عیسائیت کی کتابوں میں لکھا
ہے کہ آخری نبی کون ہوگا اور کہاں سے آئے گا۔
میں نے تو اس بچے کو نبی مان لیا تھا۔ لیکن مجھے
خدشہ ہوا جب تم نے یہ کہا کہ یہ میرا بیٹا
ہے۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

کیونکہ میں نے پڑھا تھا کہ آخری نبی یتیم ہوگا۔
بحیرہ نے کہا کہ آپ اس بچے کو لے کر واپس
چلے جائیے۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہودیوں
ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔

سوال:۔

حربِ فجار سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔

جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی
عمر 15 سال ہوئی تو آپ نے ایک جنگ
میں شرکت کی جس کا نام "حربِ فجار" تھا۔
جس کے معنی ہے گناہوں کی جنگ۔

سوال:۔

حرمت والے مہینے کونسے ہیں اور حج کب
فرض ہوا؟

جواب:۔

حرمت والے مہینے 4 ہیں۔ ان مہینوں
میں لڑائی کرنا حرام کر دیا گیا تھا۔

(i) ذوالقعدہ
(ii) ذوالحجہ (حج اکبر)
(iii) محرم
(iv) رجب (حج اصغر)

Date: __/__/20

حج 9 ہجری میں فرض ہوا۔ لیکن یہ حج
حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے دور سے
چلا آرہا ہے۔ پس اس کی شریعت (طریقے کار) میں فرق آیا ہے۔

CamScanner

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

آپ (علیہ السلام) کی کتنی ازواج تھیں نام لکھیں؟

جواب :-

آپ (علیہ السلام) کی گیارہ ازواج تھیں جن کے نام یہ ہیں۔

(i) حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا)
(ii) حضرت سودہ (رضی اللہ عنہا)
(iii) حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا)
(iv) حضرت زینب بنت خزیمہ (رضی اللہ عنہا)
(v) حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا)
(vi) حضرت اُم سلمہ (رضی اللہ عنہا)
(vii) حضرت اُم حبیبہ (رضی اللہ عنہا)
(viii) حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا)
(ix) حضرت جویریہ (رضی اللہ عنہا)
(x) حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا)
(xi) حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا)

ان میں صرف حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کنواری تھیں باقی تمام ازواج بیوہ تھیں سوائے حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کے۔ یہ تعلق رکھتی تھیں۔

CamScanner

Date: __/__/20__

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دو لونڈیاں تھیں۔

(i) ماریہ

(ii) ریحانہ

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے تین بیٹے تھے۔

(i) حضرت قاسم (رضی اللہ عنہ)

(ii) حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) جن کا لقب طیب اور طاہر تھا۔

(iii) حضرت ابراہیم (علیہ السلام رضی اللہ عنہ)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی چار بیٹیاں تھیں۔

(i) حضرت زینب (رضی اللہ عنہا)

(ii) حضرت رُقیہ (رضی اللہ عنہا)

(iii) حضرت اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا)

(iv) حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا)

داماد:

(i) حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) کی شادی حضرت ابو العاص (رضی اللہ عنہ) سے ہوئی۔

(ii) حضرت رُقیہ اور حضرت اُم کلثوم (رضی اللہ عنہما) کا نکاح پہلے آپ (علیہ السلام) کے چچا ابو لہب کے بیٹے عُتبہ اور عتیبہ کے ساتھ ہوا تھا۔ لیکن ابو لہب نے آپ (علیہ السلام) سے دشمنی کی وجہ سے تعلق کروا دی تھی۔ پھر بعد میں حضرت رُقیہ (رضی اللہ عنہا)

کی شادی حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ہوئی۔ جب حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا تو حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا نکاح ابھی رسم سے نہیں ہوا تھا۔ تو آپ (علیہ السلام) نے حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا نکاح بھی حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہا) سے کروا دیا۔

(iv) حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کا نکاح مولا علی شیر خدا (رضی اللہ عنہ) سے ہوا۔

سوال:۔

حلف الفضول سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔

حلف کے معنی ہے قسم اور الفضول، فضل کی جمع ہے جس کے معنی ہے اللہ کی رحمت۔

حلف الفضول کے معنی وہ معاہدہ ہے جو کہ اچھے کام کے لیے ہوا تھا۔

اس کا ایک اور معنی بھی ہے کہ جب یہ معاہدہ ہو رہا تھا اس وقت تین سے چار لوگ جو کہ معاہدے میں شریک تھے۔ ان سب کا نام فضل تھا۔

جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عمر مبارک 20 سال کی تھی تب یہ واقع / معاہدہ پیش آیا۔
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی اس معاہدے میں شرکت کی تھی۔

ایک دفعہ ایک تجارت کرنے والا مکہ مکرمہ میں تجارت کی غرض سے آیا تو مکہ کے لوگوں نے اس سے سامان خریدا لیکن اس سامان کا معاوضہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔
تو اس شخص نے آواز اٹھائی کہ اے مکہ کے لوگوں یہ تمہارا کیسا معاشرہ ہے میں اتنی دور سے آیا ہوا تمہارا مہمان ہوں۔ میں یہاں تجارت کی غرض سے آیا ہوں لیکن یہاں کے لوگوں نے میرا سامان لے لیا لیکن معاوضہ دینے سے قاصر ہیں۔ بتاؤ میں اب کہاں جاؤں۔
تو جب یہ بات آپ (علیہ السلام) کے چچا حضرت زبیر (رضی اللہ عنہ) کو پتا چلی تو آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور معاہدہ کیا کہ اب سے ہم معاہدہ کرتے ہیں کہ کسی سے بھی زیادتی نہیں ہونے دیں گے۔ اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کا معاوضہ اپنی جان و مال سے ادا کریں گے۔ اس معاہدے کو حلف الفضول کا نام دیا گیا۔

Date: __/__/22

پیپر

سوال:-
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادی کب اور کن سے ہوئی؟ تفصیلاً بیان کریں؟

جواب:-
جب آپ (علیہ السلام) کی عمر 25 برس کی ہوئی تو آپ کی زندگی مبارک میں دو بڑے واقعے پیش آئے۔
حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) جو کہ صاحب الدار خاتون تھی۔ تو آپ کے سامان کی تجارت کے لیے آپ (علیہ السلام) کو جانا گیا کہ وہ یہ سامان بیرون ملک لے جا کر بیچے اور مضاربہ کے طور پر جو معاوضہ ہوگا وہ لے لیں۔
مضاربہ سے مراد ایک انسان کی محنت اور ایک انسان کی انویسٹمنٹ یعنی (مال اور پیسے)
جب آپ (علیہ السلام) تجارت کے لیے سفر پر روانہ ہوئے تو اس سفر میں میسرہ (جو کہ حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے بھیجا تھا) وہ بھی ساتھ تھا۔ راستے میں آپ ایک عیسائی عالم (بحیرہ راہب) جس کا نام نسطور تھا۔ اس نے آپ (علیہ السلام) کو دیکھا۔

تو اس نے میسرہ کو بلوا کر پوچھا کہ جو شخص تمہارے
ساتھ آیا ہوا ہے کیا اس کی آنکھوں میں لال رنگ
کے ڈورے آتے ہیں؟ تو میسرہ نے کہا ہاں وہ لال
رنگ کے ڈورے ہر وقت رہتے ہیں۔ تو بحیرہ راہب
نے کہا میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ جو آخری
نبی ہوگا اسکی آنکھوں میں لال رنگ کے ڈورے ہونگے
تو بحیرہ راہب نے آپ (علیہ السلام) سے کہا کہ
آپ لات اور عزیٰ کی قسم کھا کر کہیے یہ سامان
ایک دم عمدہ ہے۔ تو آپ (علیہ السلام) نے کہا کہ لنگی
نہیں میں صرف اللہ کی قسم کھاتا ہوں اور کسی کی قسم
نہیں کھاتا۔
تو بحیرہ راہب نسطور نے کہا کہ میں نے یہ بھی
پڑھا تھا کہ آخری نبی صرف اللہ کی قسم کھاتا ہوگا۔
اس تجارت پر آپ (علیہ السلام) نے صادق اور امین
کا نمونہ پیش کیا تمام سامان ایمانداری اور سچائی
سے بیچا۔
یہ پہلی تجارت ہوئی جس سے بہت زیادہ منافع
ہوا سچائی کی بنیاد پر۔
جب میسرہ نے واپس آکر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا)
کو یہ ساری باتیں بتائی تو آپ (رضی اللہ عنہا) نے

تفہیم

ابن سیرین سے یا تمہاری شادی کا پیغام بھیجا
تو آپ (علیہ السلام) نے کہا کہ آپ تو ایک
مالدار خاتون ہیں۔ بھلا آپ کے والد کس
طرح مانیں گے۔
تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا کہ جب
میرا باپ شراب کے نشے میں ہوگا تو آپ
تب نکاح کی بات کرنا۔ پھر میں خود سنبھال لوں
گی۔
25 سال کی عمر میں آپ (علیہ السلام) کی پہلی
شادی حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے ہوئی۔
اس وقت حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی عمر
چالیس سال تھی۔
حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی دو شادیاں
پہلے ہو چکی تھی۔ بعد میں آپ بیوہ ہو گئی تھیں۔
حضرت ابو طالب (رضی اللہ عنہ) نے آپ کا نکاح
پڑھایا۔

Date: __/__/__

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

سوال:-

آپ (علیہ السلام) کی اولاد کن سے ہوئی؟

جواب:-

آپ (علیہ السلام) کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔

آپ (علیہ السلام) کی کل اولاد حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے ہوئی سوائے ایک بیٹے کے جن کا حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) تھا۔ حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) آپ (علیہ السلام) کے بیٹے تھے جو کہ آپ کی لونڈی حضرت ماریہ (رضی اللہ عنہا) سے ہوئے۔

CamScanner

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

حجر اسود کو لے کر جو تنازعہ ہوا اس پر نوٹ لکھیں :-

جواب :-

آپ (علیہ السلام) کی عمر جب 35 سال ہوئی تو قریش نے نئے سرے سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ کیونکہ خانہ کعبہ کی عمارت بہت نیچی تھی۔ جسکی وجہ سے پانی کھڑا ہو جاتا تھا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ کعبہ صرف قد سے کچھ اونچی چار دیوار کی شکل میں تھا۔

حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کے زمانے میں اسکی بلندی 9 ہاتھ تھی اور اس پر چھت نہ تھی۔ اس کے علاوہ اس کی تعمیر پر ایک طویل زمانہ گزر گیا تھا۔ اس لیے وجہ سے قریش نے اس کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کا سوچا۔

کئی روایات میں آتا ہے کہ یہ کعبہ کی آٹھویں مرتبہ تعمیر تھی اور کئی میں آتا ہے کہ یہ گیارہویں تعمیر تھی۔

CamScanner

اس پر قریش نے فیصلہ کیا کہ کعبہ کی تعمیر میں
صرف حلال رقم ہی استعمال کریں گے۔
تعمیر کے لیے ہر قبیلے کا حصہ مقرر تھا۔ ہر قبیلے نے
علیحدہ علیحدہ ڈھیر لگا رکھے تھے۔ جب عمارت
حجر اسود تک بلند ہو چکی تھی تو یہ جھگڑا اٹھ کھڑا
ہوا کہ حجر اسود کو نصب کرنے کا شرف کس کو
حاصل ہونا چاہیئے۔
یہ جھگڑا چار پانچ روز جاری رہا۔ پھر ابو امیہ
مخزومی نے کہا کہ مسجد حرام میں جو شخص پہلے
داخل ہو اسے اپنے جھگڑے کا حکم مان لیں گے۔
اللہ کی مشیت کہ اسی وقت سب سے پہلے
نبی (علیہ السلام) تشریف لائے۔ لوگوں نے آپ
کو دیکھ کر کہا یہ تو صادق اور امین ہیں یہ جو
بھی فیصلہ کریں گے وہ یقیناً ہی ہوگا۔
آپ (علیہ السلام) نے بہت بڑھیا تجویز دی۔
آپ نے کہا کہ حجر اسود کو ایک کپڑے میں ڈالو۔ اور
تمام قبیلے کے سردار اس کپڑے کو کونے سے پکڑ لیں
سب یہ سن کر خوش ہو گئے۔ سب نے ایسا ہی کیا۔
اور پھر حجر اسود کو پکڑ کر اپنے مبارک ہاتھوں سے
نصب کر دیا۔

اس طرح قریش ایک بڑی لڑائی سے بچ گئے۔

سوال:۔

پہلی وحی کے نزول پر نوٹ لکھیں؟

جواب:۔

جب نبی (علیہ السلام) کی عمر 40 سال ہوئی تب آپ کے اوپر پہلی وحی نازل ہوئی۔

پہلی وحی سے تین سال پہلے آپ (علیہ السلام) اپنے کھانے پینے کا سامان لے کر غار حرا جو کہ جبل نور پر واقع ہے۔ اور اللہ کی یاد میں دن گزارتے تھے۔

اس کے علاوہ نبوت ملنے سے پہلے 6 مہینے تک آپ کو جو کچھ خواب میں نظر آتا تھا۔ وہ حقیقت میں ویسا ہی ہوتا تھا۔

اسلیے نبی (علیہ السلام) کی حدیث مبارک ہے۔

"خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔"

آپ (علیہ السلام) پر پہلی وحی 21 رمضان المبارک 610 عیسوی میں نازل ہوئی۔

پہلی وحی میں سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئی۔

یہ سارا ماجرا جب ہوا تو نبی (علیہ السلام) گھبرا گئے۔
اپنی بیوی حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آئے
ان کو سارا واقع بتایا تو انہوں نے آپ کو تسلی دی
اور پھر اپنے چچا ورقہ بن نوفل جو کہ ابھی مسلمان
نہیں ہوئے تھے اور وہ انجیل اور تورات کے بہت
بڑے عالم بھی تھے۔ ان کے پاس لے گئی تو
انہوں نے کہا یہ وہی فرشتہ ہے جو کہ موسیٰ (علیہ
السلام) پر وحی لے کر آتا تھا۔
ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اگر میں اس وقت زندہ
رہا جب آپ کو مکہ کے لوگ یہاں سے نکال
دیں گے تو میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گا۔
یہ سن کر آپ (علیہ السلام) نے کہا: کیا مجھے مکہ کے
لوگ نکال دیں گے یہ تو مجھ سے بہت محبت کرتے
ہیں تو ورقہ بن نوفل نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ
یہ فرشتہ جس نبی پر وحی لے کر آیا ہے وہاں کے
لوگوں نے اس نبی کو ملک سے نکالا ہے

سوال:-

حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو کونسے بڑے اعزاز حاصل تھے؟

جواب:-

حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو بہت سے اعزاز حاصل ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ (علیہ السلام) نے حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی۔

آپ (علیہ السلام) کی ساری اولاد حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) سے تھی۔

حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے آپ کی نبوت کا سن کر سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) نے سب سے زیادہ دین کے لیے قربانیاں مال و دولت دی۔

سوال:-

حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کی وفات کب ہوئی؟

جواب:-

حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو سب سے بڑا اعزاز یہ بھی حاصل تھا کہ آپ (رضی اللہ عنہا) نے

Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

کل 25 سال آپ (علیہ السلام) کے ساتھ گزارے۔
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عمر جب 50 سال
تھی تو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہو
گیا۔ وفات کے وقت حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا)
کی عمر 65 سال تھی۔

سوال:۔
کعبہ کی تعمیر سب سے پہلے کس نے کی؟

جواب:۔
قرآن مجید میں آتا ہے کہ کعبہ کی تعمیر سب
سے پہلے مکہ میں ہوئی۔ سب سے پہلا گھر اس
روئے زمین پر اللہ کا گھر تھا۔ جس کو فرشتوں نے
تعمیر کیا اور پھر حضرت آدم (علیہ السلام) نے تعمیر
کیا۔ اور پھر حضرت شیث (علیہ السلام) (جو کہ حضرت
آدم (علیہ السلام) کے بیٹے ہے) نے تعمیر کیا۔
اور پھر حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے۔

(اسلام کیا ہے):-

سوال:-

فترۃ الوحی سے کیا مراد ہے؟

جواب:-

فترۃ الوحی سے مراد ہے کہ وحی کا آنا بند ہو جانا۔ پہلی وحی کے بعد نبی (علیہ السلام) پر 6 ماہ تک دوبارہ وحی نازل نہیں ہوئی۔ 6 ماہ کے بعد دوسری وحی نازل ہوئی۔

سوال:-

دوسری وحی میں کونسی سورت نازل ہوئی؟

جواب:-

دوسری وحی میں سورت المدثر کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئی۔

سوال:-

تبلیغ غیب اور اعلانیہ تبلیغ سے کیا مراد ہے؟

جواب:-

جب آپ (علیہ السلام) کو نبوت ملی تو پہلے 3 سال تک آپ (علیہ السلام) نے اللہ کے حکم سے چھپ کر تبلیغ کی۔ اس میں خود کوئی اللہ کی طرف سے حکمت تھی۔ اس تبلیغ کو غیب والی تبلیغ کہتے ہیں۔

Date: __/__/20__

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

3 سال بعد آپ (علیہ السلام) نے اعلانیہ تبلیغ کا آغاز اللہ کے حکم سے کیا۔

سوال:۔

اعلانیہ تبلیغ کا پس منظر اور اثرات لکھیں؟

جواب:۔

نبوت کے 3 سال تک آپ (علیہ السلام) نے چھپ کر حق کی دعوت دی۔ اب باری تھی اعلانیہ تبلیغ کرنے کی تو اللہ نے آپ (علیہ السلام) کو حکم دیا کہ آپ اعلانیہ تبلیغ اپنے خاندان والوں سے کریں۔

حکم کی تکمیل کے لیے آپ (علیہ السلام) نے اپنے خاندان والوں کو کوہِ صفا پر اکٹھا کر لیا۔ پہلے ان سب کو کھانا کھلایا۔ اور اپنے بارے میں تصدیق کرتے ہوئے پوچھا کہ اے مکہ کے لوگو "اگر میں یہ کہوں اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر جو تم پر حملہ کرنے آ رہا ہے تو تمہارا کیا ردِ عمل ہوگا کیا تم یقین کرو گے؟ تو لوگوں نے گواہی دی کہ جی ہاں آپ کو تو صادق اور امین ہے آپ سچ ہی کہیں گے۔"

تو اس پر آپ (علیہ السلام) نے کہا کہ

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

دیکھو جب میں تم سے جھوٹ نہیں بولتا تو اس معاملے میں کیوں جھوٹ بولوں گا کہ تمہارے یہ بنائے ہوئے تمام خدا جھوٹے ہیں۔ ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اثرات:-

آپ کی اس اعلانیہ تبلیغ کی وجہ سے وہ مکہ کے لوگ جو آپ (علیہ السلام) سے محبت کرتے تھے آپ کو برا بھلا کہنے لگ گئے تھے سب سے زیادہ آپ (علیہ السلام) کی مخالفت اس وقت آپ کے چچا ابولہب نے کی۔ کئی روایات میں آتا ہے۔ ابولہب نے آپ کو گالی بھی دی۔ اس وجہ سے اللہ نے اپنے غصے کا اظہار کرتے ہوئے ابولہب پر ایک سورۃ جس کا نام سورۃ التبت نازل کی۔

آپ (علیہ السلام) سے دشمنی کی وجہ سے ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں (عتبہ اور عتیبہ) سے کہا کہ محمد کی بیٹیوں کو تعلق دے دو۔

سوال:-

آپ (علیہ السلام) نے مکہ کے لوگوں کو کونسی چیزوں کی بشارت دی تھی اعلان کے وقت؟

جواب:-

آپ (علیہ السلام) نے اپنی تبلیغ کا آغاز لا الٰہ الا اللہ سے کیا اور کہا اگر تم لوگ ایمان لے آؤ گے تو:

(i) تم کامیاب ہو جاؤ گے

(ii) اور تم عرب و عجم کی بادشاہت کے حقدار ہو گے

سوال:-

نبوت کے 5 سال مسلمانوں کی تعداد؟

جواب:-

نبوت کے 5 سال مسلمانوں کی تعداد 40 تھی۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) 5 نبوی کو ایمان لے آئے۔ آپ چالیسویں نمبر پر مسلمان ہوئے تھے۔

سوال:-

ہجرت حبشہ میں مسلمانوں کی تعداد؟

جواب:-

کافروں کے ظلموں کی وجہ سے مسلمانوں

کو ہجرت کرنا پڑی۔ 5 نبوی کو ہجرت حبشہ ہوئی جس میں مسلمانوں کی تعداد صرف 15 تھی 11 مرد اور 4 خواتین۔

6 نبوی کو دوسری ہجرت حبشہ ہوئی جس میں مسلمانوں کی تعداد 101 تھی۔ 83 مرد اور 18 خواتین۔

سوال:۔

اسلام کے پہلے شہداء کونسے ہیں؟

جواب:۔

اسلام کے پہلے شہداء حضرت عمار ابن یاسر (رضی اللہ عنہ) کے والدین ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) کی والدہ کا نام حضرت سمیہ (رضی اللہ عنہا) تھا جن کو ابوجہل نے بڑی بے رحمی سے شہید کیا۔ حضرت عمار بن یاسر کے والد کا نام حضرت یاسر (رضی اللہ عنہ) تھا۔ جو کافروں کے ظلم کی وجہ سے شہید ہو گئے۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

سوال:-

حبشہ میں مسلمان کتنے سال رہے اور اہل کفار نے کیا ناجائز ارادہ بنایا تھا؟

جواب:-

ہجرت حبشہ کے بعد اب جو بھی مسلمان ہوتا وہ کافروں سے بچنے کے لیے حبشہ چلا جاتا۔ یہ بات قریش کے لوگوں کو ہضم نہ ہوئی۔ انہوں نے منصوبہ بنایا کہ حبشہ کے بادشاہ کو مسلمانوں کے خلاف بڑھکا کر مسلمانوں کو وہاں سے وطن سے نکالا جائے۔

اس لیے ان لوگوں نے مناظرے کے لیے سب سے ذہین شخصیت حضرت عمرو بن عاص کا انتخاب کیا۔ (اس وقت وہ مسلمان نہیں تھے) حضرت عمرو بن عاص جب دربار نجاشی پر پہنچا تو بہت سے تحائف کے ساتھ پہنچے۔ تاکہ بادشاہ کو خوش کر سکے۔

حضرت عمرو بن عاص اور نجاشی ان میں دوستی کا بھی ایک رشتہ تھا۔ حضرت عمرو بن عاص نے نجاشی کو مسلمانوں کے خلاف کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ لیکن نجاشی نے صرف اتنا ہی کہا

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

کہ اگر انکے نبی سچے ہیں تو ان کو کہو کہ کوئی ایک
کلام لا کر سنائے جو کہ اللہ کا نازل کردہ ہو۔
تو اس پر مولا علی (علیہ السلام) کے بھائی حضرت
جعفر بن طیار (رضی اللہ عنہ) آئے اور انہوں نے
نجاشی کے دربار میں سورۃ مریم کی تلاوت
کی۔ آخر اللہ کے کلام کے آگے کون ٹک سکتا
تھا۔ نجاشی نے تلاوت سن کر اپنی داڑھی کو
آنسوؤں سے بھر لیا اور کہا اے عمرو بن عاص
تم واپس چلے جاؤ۔ اس میں کوئی شک نہیں
کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔
بعد میں نجاشی نے اسلام بھی قبول کر لیا تھا۔
اور حضرت نجاشی نے حضرت اُم حبیبہ کا حق مہر
بھی خود ادا کیا۔
اور آپ (علیہ السلام) نے حضرت نجاشی کا جنازہ
بھی پڑھایا تھا۔
حبشہ میں مسلمان 14 سال تک رہے۔

سوال:-

شعب ابی طالب والا واقعہ لکھیں؟

جواب:-

سب سے زیادہ تکلیف مکہ کے لوگوں کو مسلمانوں سے تھی۔ اس لیے مکہ کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ ہم مسلمانوں اور بنو ہاشم کے لوگوں سے کسی بھی قسم کا لین دین نہیں کریں گے اور نہ ہی ان سے کوئی کسی قسم کی بات کرے گا۔ کافروں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو، تمام مسلمانوں کو اور بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا اور معاہدہ جو کافروں نے لکھا تھا اس کو بیت اللہ میں لٹکا دیا۔

یہ مسلمانوں کے لیے بہت بڑی مشکل کی گھڑی تھی کیونکہ مسلمانوں کے پاس کھانا پینا ختم ہونے کے بعد مسلمان پتے کھا کر اور چمڑے کو ابال کر کھا کر گزارا کیا کرتے تھے۔

لیکن اس سزا میں ابو لہب شامل نہ ہوا اس نے پہلے ہی کافروں سے کہہ دیا تھا کہ میں نہیں جاؤں گا۔

شعب ابی طالب میں 3 سال تک مسلمانوں کو

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

مجبور کر دیا گیا۔

سوال:۔

نبوت کے 10 سال کونسے واقعے ہوئے اور ایام الحزن سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔

نبوت کے 10 سال جو واقعے ہوئے ان کی فہرست یہ ہیں:

(i) 10 نبوی کو شعب ابی طالب سے آزادی ملی۔

(ii) ایام الحزن سے مراد مراد غم کا سال ہے کیونکہ

(iii) 10 نبوی کو حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) اور حضرت ابو طالب (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہو گیا تھا۔

(iv) 10 نبوی میں واقعہ معراج بھی ہوا۔

(v) 10 نبوی کے بعد آپ (علیہ السلام) سفر طائف پر اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ کے ساتھ تشریف لے گئے

سوال:۔

واقعہ معراج کب ہوا۔ جس پر امت کا اجماع ہو وہ جواب دے۔

جواب:۔

25 رجب 10 نبوی۔

Date: __/__/20__

سوال:-

واقعہ معراج اور واقعہ اسریٰ میں کیا فرق ہے؟

جواب:-

اللہ تعالیٰ نے واقعہ معراج کو قرآن مجید میں واقعہ اسریٰ بھی کہا ہے۔ کیونکہ واقع معراج کے دو حصے ہیں۔

(i) پہلے حصے کو واقعہ اسریٰ کہتے ہیں جس میں آپ (علیہ السلام) بیت اللہ سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) گئے اور وہاں نبیوں کی امامت کروائی۔

(ii) معراج کے دوسرے حصے کو واقعہ معراج بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ (علیہ السلام) اس سفر میں زمین سے عرش کی طرف گئے۔

سوال:-

واقعہ معراج کے وقت کن انبیاء کرام سے ملاقات ہوئی؟

جواب:-

معراج کے سفر میں مندرجہ ذیل انبیاء سے ملاقات ہوئی۔

(i) پہلے آسمان پر حضرت آدم (علیہ السلام)

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

(ii) دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ (علیہ السلام)۔

(iii) تیسرے آسمان پر حضرت زکریا (علیہ السلام)

(iv) چوتھے آسمان پر حضرت ادریس (علیہ السلام)

(v) پانچویں آسمان پر حضرت یوسف اور حضرت ہارون (علیہ السلام)

(vi) چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ (علیہ السلام)

(vii) ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم (علیہ السلام)

سوال:۔

معراج کے سفر پر آپ (علیہ السلام) کو کونسے تحفے ملے؟

جواب:۔

اس سفر میں آپ (علیہ السلام) کو تین بڑے تحفے ملے۔

(i) سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں۔

(ii) جس امتی نے شرک نہ کیا ہو اس کی مغفرت۔

(iii) 50 نمازیں۔ (جو کہ کم ہوتے ہوتے صرف 5 رہ گئیں۔)

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

11 نبوی سے جو مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا بیان کریں؟

جواب :-

11 نبوی سے پہلے آپ (علیہ السلام) دن کے وقت تبلیغ کرتے تھے۔ لیکن اب آپ نے رات کو تبلیغ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ قریش کے لوگ آپ پر سخت نظر رکھے ہوئے تھے۔

ایک رات حج کے موقع پر یثرب سے 7 لوگ حج کرنے کے لیے آئے تھے۔ آپ (علیہ السلام) نے رات کے وقت منیٰ کے مقام پر ان سے ملاقات کی وہ 7 لوگ ایمان لے آئے کیونکہ انہوں نے یہودیوں سے یہ سنا ہوا تھا کہ آخری نبی آئے گے۔ یہ لوگ اسلام قبول کر کے واپس چلے گئے۔

پھر 12 نبوی کو 12 لوگ یثرب سے اور آئے جس میں 5 وہ لوگ جو پہلے ہی اسلام قبول کر چکے تھے اور 6 نئے لوگ تھے۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔

پھر 13 نبوی میں 75 لوگ آئے جن میں دو عورتیں اور 73 مرد تھے۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ ان لوگوں نے آپ (علیہ السلام) کو یثرب ہجرت کرنے کا کہا۔

سوال:-

بیعت عقبہ اور بیعت ثانیہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:-

12 نبوی میں جو 12 لوگ اسلام قبول کرنے آئے تھے اس پر آپ (علیہ السلام) نے بیعت لی جس کا نام بیعت عقبہ رکھا گیا۔

13 نبوی میں جو 75 لوگ آئے تھے ان سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیعت لی۔ جس کا نام بیعت ثانیہ تھا۔ یعنی دوسری بیعت۔

سوال:-

حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ) پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب:-

حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ) ایک امیر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو مکہ کے شہزادے بھی کہا جاتا تھا۔

آپ (رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے
کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ جو لباس
ایک مرتبہ پہن لیتے اُسے دوبارہ نہ پہنتے۔ غریبوں
میں بانٹ دیا کرتے تھے۔
آپ کا لباس شام سے سِل کر آتے تھے۔ اور خوشبو
اتنی عمدہ لگاتے تھے۔ آپ جہاں سے بھی گزرتے
لوگ خوشبو سونگھ کر بتاتے تھے کہ ابھی مصعب
بن عمیر گزر کر گئے ہے۔
لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد آپ (رضی اللہ عنہ) کو
بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے
والد کو جب پتا چلا کہ آپ نے اسلام قبول کر لیا ہے
تو غصّے میں آپ کے جسم سے کپڑے اتار دیے
آپ نے پتوں کا لباس پہنا اور آپ (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) کے پاس تشریف لے گئے۔
اور کہا جاتا ہے کہ جب آپ شہید ہوئے تو آپ کے
لیے کفن کم پڑ گیا تھا۔
بہرحال، 12 نبوی کو جب بیعت عقبہ ہوئی تو
لوگوں نے کہا کہ ہمیں اسلام کے بارے میں کچھ
نہیں بتا۔ آپ کسی کو ہمارے ساتھ یثرب بھیج
دیں۔

تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ) کو یثرب بھیجا تاکہ وہ وہاں کے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات سکھائیں۔

سوال:-

یثرب میں کتنے قبائل واقع تھے؟

جواب:-

یثرب میں کل پانچ قبائل تھے جن میں سے 3 یہودیوں کے قبائل تھے اور 2 عربوں کے قبائل تھے۔

یہودی قبائل:-

- بنو نظیر
- بنو قینقاع
- بنو قریظہ

عرب قبائل:-

- بنو اوس
- بنو خزرج

Mon Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

سوال:-
ہجرت مدینہ پر ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب:-
26 صفر المظفر 14 نبوی میں آپ (علیہ السلام) کو ہجرت کرنے کی اجازت ملی۔
آپ (علیہ السلام) 26 اور 27 صفر کی درمیانی رات کو ہجرت کے لیے روانہ ہوئے۔ سفر پر جانے سے پہلے اپنے بستر پر مولا علی (علیہ السلام) کو لیٹا گئے تھے اور کہا تھا کہ آپ یہ امانتیں ان لوگوں کو واپس کر کے مدینہ آئیے گے۔
آپ (علیہ السلام) حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ 3 دن تک غار ثور میں رہے۔ ان کے ساتھ جو کہ راستہ بتانے والا جن کا نام عبداللہ بن اریقط اور حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے ایک غلام جن کا نام عامر بن فہیرہ یہ سب بھی سفر میں شامل تھے۔
یکم ربیع الاوّل کو آپ (علیہ السلام) غار ثور سے نکلے۔ اور 7 دن کے بعد یثرب پہنچے۔

سوال:-

سراقہ بن جعشم کون تھا؟

جواب:-

جب قریش کے لوگوں کو یہ پتا چلا کہ آپ (علیہ السلام) ہجرت کر گئے ہیں تو انہوں نے اعلان کیا جو بھی آپ کو جیسے بھی واپس پکڑ کر لا کر دے گا اس کو 200 اونٹ کا انعام ملے گا۔

سراقہ بن جعشم جو کہ پیروں کے نشان دیکھ کر بتا سکتے تھے کہ قافلہ کس طرف گیا۔ اس نے انعام کی لالچ میں آ کر آپ (علیہ السلام) کو ڈھونڈنا شروع کر دیا۔

اور آپ (علیہ السلام) کے قریب پہنچنے لگا تو اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے کئی بار ایسا ہی ہوا پھر اس کو سمجھ لگ گئی کہ آپ (علیہ السلام) کوئی عام ہستی نہیں ہے اس نے پھر آپ (علیہ السلام) کی مدد کی یہ کہہ کر کہ آپ (علیہ السلام) آگے کہیں نظر آ رہے ہے وہ یثرب پہنچ چکے ہے۔

سوال:-

حضرت ایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) کون تھے؟

جواب:-

جب آپ (علیہ السلام) یثرب پہنچے تو وہاں کے لوگوں کی خواہش تھی کہ اللہ کے رسول ہمارے گھر میں مہمان بنے۔ پھر آپ (علیہ السلام) نے کہا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو۔ یہ جس کے گھر کے آگے جا کر بیٹھے گی میں اس کے گھر کا مہمان بن جاؤں گا۔

وہ اونٹنی حضرت ایوب انصاری (رضی اللہ عنہ) کے گھر کے باہر رکی۔

آپ (علیہ السلام) 7 مہینے آپ کے ہاں مہمان رہے۔

مسجد نبوی کی تعمیر:-

01 ہجری کو مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی۔ 7 مہینے تک جاری رہی۔

سوال:-
آپ (علیہ السلام) کے لئے کتنے حجرے تعمیر کئے گئے؟

جواب:-
جب آپ (علیہ السلام) یثرب پہنچے تو آپ (علیہ السلام) کی دوسری بیوی حضرت سودہ (رضی اللہ عنہا) مکہ میں ہی تھیں اور آپ کی بیٹیاں حضرت اُمِ کلثوم اور حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہما) وہ بھی مکہ میں تھیں۔ یہ بھی یثرب آ گئیں۔ ان کے علاوہ آپ کی تیسری بیوی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) جن کا نکاح ہو گیا تھا۔ لیکن رخصتی مدینہ (یثرب) میں آ کر ہوئی۔

اس لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے 3 حجرے تعمیر کئے گئے۔

- ایک حجرہ حضرت سودہ کے لیے
- ایک حجرہ حضرت عائشہ کے لیے
- ایک حجرہ آپ کی بیٹیوں کے لیے۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

01 ہجری:-

- 01 ہجری میں آپ (علیہ السلام) 45 مہاجر خاندان کو 45 انصار خاندان کا بھائی بھائی بنا دیا۔ مواخات مدینہ کے نام سے مشہور ہوا۔
- 01 ہجری میں باجماعت نماز کا حکم آ گیا۔

02 ہجری:-

- 2 ہجری میں مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس سے بدل کر بیت اللہ کی طرف کر دیا گیا۔
- 02 ہجری میں رمضان المبارک کے روزے فرض کر دیے گئے۔
- 02 ہجری میں غزوہ بدر ہوئی۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی۔ کافروں کی تعداد 1000 تھی۔ جس میں 14 مسلمان شہید ہوئے۔

3 ہجری:-

03 ہجری میں غزوہ احد ہوئی۔

سوال:-

اسلام کی پہلی مسجد کا نام:-

جواب:-

(i) پہلی مسجد (مسجد الحرام)

(ii) دوسری مسجد (مسجد اقصیٰ)

(iii) تیسری مسجد (مسجد قباء) (iv) مسجد نبوی

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

غزوہ ابواء سے کیا مراد ہے ؟

جواب :-

یہ سب سے پہلی غزوہ ہے اس کو غزوہ ودان بھی کہتے ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جہاد کے ارادے سے ماہ صفر 2 ہجری کو 60 مہاجرین کو اپنے ساتھ لے کر مدینے سے باہر نکلے۔ مگر کفار مکہ فرار ہو چکے تھے اس لیے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔

سوال :-

غزوہ بدر کا واقعہ بیان کریں ؟

جواب :-

غزوہ بدر 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو ہوئی۔ بدر ایک کنویں کا نام تھا جو کہ مدینے سے 30 میل (120 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہے۔ جس میں کفار کی تعداد 1000 تھی اور مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی۔ کفار کا لیڈر ابو جہل تھا جس کا اصل نام عمرو بن ہشام تھا۔

اس غزوہ میں کافروں کو شکست ہوئی۔

کل 70 کافروں کو قتل کر دیا جس میں ابوجہل عتبہ ابن ربیعہ، ولید ابن مغیرہ جیسے بڑے کافر تھے۔ اور 70 لوگوں کو قیدی بنا لیا گیا۔

سوال:۔

یوم الفرقان سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔

غزوہ بدر 17 رمضان 2 ہجری کو ہوئی۔ اس دن کو اللہ نے یوم الفرقان کہا ہے۔ جس کے معنی ہے حق اور باطل میں فرق کرنے والا دن

سوال:۔

غزوہ احد کا واقعہ بیان کریں؟

جواب:۔

غزوہ احد 17 شوال 3 ہجری کو ہوئی جب غزوہ بدر میں کفار کے بڑے سرداروں کو قتل کر دیا گیا تھا تو کافروں نے ارادہ کر لیا تھا کہ ہم مسلمانوں سے بدلہ لیں گے۔ ایک سال بعد پھر سے کافر مسلمانوں سے لڑنے کے لیے آئے۔ احد ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اس وجہ سے اس جنگ کا نام غزوہ احد پڑ گیا۔

اس میں کافروں کی تعداد 3000 تھی۔ اور کافروں

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

کا لیڈر ابو سفیان تھا۔ جو کہ ابھی مسلمان نہیں
ہوا تھا۔ اور مسلمانوں کی تعداد 1000 تھی۔
اس جنگ سے پہلے آپ (علیہ السلام) نے
فیصلہ کیا کہ ہم مدینے کے اندر رہ کر جنگ لڑیں
گے اور عبداللہ بن ابی کا بھی یہی کہنا تھا۔
آپ (علیہ السلام) نے جب صحابہ کرام سے مشورہ
لیا تھا کہ کیا کیا جائے۔ تو صحابہ کرام نے مشورہ
دیا کہ ہم مدینے سے باہر جا کر بہادری سے اُن کا
مقابلہ کریں گے۔ آپ (علیہ السلام) نے مشورہ
مان لیا۔
اس پر عبداللہ بن اُبی نے کہا کہ آپ نے
میرا مشورہ ہی نہیں مانا اس لیے وہ اپنے
300 مسلمانوں کو واپس لے گیا۔
اب مسلمانوں کی تعداد صرف 700 رہ گئی۔
آپ (علیہ السلام) نے اُحد کی پہاڑی کا جائزہ
لیا تو ایک چھوٹی سی پہاڑی جہاں سے
مسلمانوں کو خطرہ تھا۔ آپ (علیہ السلام) نے
اس جبل رُماۃ پر 50 ماہر تیر انداز کھڑے
کر دیے۔

آپ (علیہ السلام) نے ان 50 تیر انداز کو صاف
صاف نصیحت کی کہ:
اگر تم دیکھو کہ ہم ہار گئے ہیں۔ اور تم دیکھو
کہ ہم ہارنے کے بعد قتل ہو گئے ہیں۔ اور تم
دیکھو کہ ہماری لاشیں خراب ہو رہی ہے۔ اور
تم دیکھو کہ کافر ہماری لاشوں کو لے کر جا رہے
ہیں۔ تو پھر بھی تم اس جگہ کو نہیں چھوڑو گے۔
ہماری مدد کو نہیں آؤ گے۔
اور اگر تم دیکھو کہ ہم جیت گئے ہیں۔ اور کفار
چلے گئے ہیں تو پھر بھی تم یہ جگہ نہیں چھوڑو گے۔
ان 50 تیر اندازوں کو حضرت عبداللہ بن جبیر
لیڈ کر رہے تھے۔
اس جنگ میں مسلمانوں نے پھر سے 40 کافروں
کو قتل کر دیا۔
کافر فرار ہونے لگے تو ان 50 تیر اندازوں میں
سے 40 تیر انداز مالِ غنیمت کے لالچ میں
وہاں سے نیچے آ گئے۔ اب مسلمان مالِ
غنیمت کو لوٹ رہے تھے اسی وقت حضرت
خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابو جہل اپنے
دستے کے ساتھ واپس آئے سب سے پہلے

ان 50 تیر اندازوں کو شہید کر دیا۔ اس دستے نے 70 مسلمانوں کو شہید کر دیا۔
ایک غلطی کی وجہ سے جیت شکست میں بدل گئی۔
اس وجہ سے اس جنگ آپ (علیہ السلام) کو زخمی کیا گیا۔ اور حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) بھی شہید ہو گئے۔ جن کی لاش کا ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے مثلہ کیا۔
حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہ) بھی شہید ہو گئے۔

سوال:۔
یہودیوں کے قبائل کو کیا سزا دی گئی؟

جواب:۔
یہودیوں کا ایک قبیلہ جس کا نام بنو قینقاع تھا۔ یہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوا۔ حالانکہ میثاق مدینہ میں طے ہوا تھا کہ یہودی مسلمانوں کی اور مسلمان یہودیوں کی مدد کریں گے۔ وعدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے ان کو مدینہ سے نکال دیا گیا۔ یہ قبیلہ خیبر جو کہ مدینہ سے تقریباً 90 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے وہاں

چلے گئے۔ اسی طرح بنو نضیر نے جو غزوہ احد میں شرکت نہ کی۔ ان کو بھی مدینہ سے نکال کر خیبر بھیج دیا گیا۔

بنو نضیر نے جو غلطیاں کی وہ یہ ہیں۔

(i) جنگ میں شرکت نہیں کی۔

(ii) آپ (علیہ السلام) کو قتل کرنے کی سازش کی۔

(iii) اور ایک صحابیہ عورت کی عزت کو خراب کیا۔

اب صرف بنو قریظہ قبیلہ تھا جو کہ یہودیوں کا تھا۔ بنو قینقاع اور بنو نضیر بنو قریظہ کو مدد کرتے رہے۔

سوال:-

غزوہ خندق کا واقعہ بیان کریں؟

جواب:-

غزوہ احد کے 2 سال بعد یہودیوں نے کفار مکہ کو اکسانا شروع کر دیا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں سب مل کر مسلمانوں کو ختم کر دیں گے۔ کفار مکہ نے بھی فیصلہ کر لیا کہ یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا خاتمہ کیا جائے۔

غزوہ خندق کو غزوہ احزاب بھی کہا جاتا ہے۔ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

صحابہ کرام سے مشورہ کیا تو حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) جو کہ فارس یعنی ایران کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ہمیں ایک خندق کھودنی چاہیئے۔ آپ (علیہ السلام) نے یہ مشورہ مان لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی آپ (علیہ السلام) نے بنو قریظہ سے عہد لیا کہ وہ کافروں کو آپکی طرف سے آنے نہیں دیں گے۔

آپ (علیہ السلام) نے خندق کھودنے کا کام شروع کروایا۔ 3 میل لمبی خندق کھودی گئی جو کہ 15 فٹ چوڑی اور 15 فٹ گہری تھی۔ 3000 صحابہ 10 دن تک خندق کھودتے رہے۔

جب کفار نے خندق کو دیکھا تو وہ سب حیران ہو گئے تھے کوئی بھی خندق کو عبور نہیں کر پایا تھا ایک کافر جس کا نام عمرو بن عبدود تھا اس نے خندق کو عبور کیا لیکن مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا۔

کفار نے بھی اس جگہ پر پڑاؤ ڈال لیا۔
دوسری طرف بنو قینقاع اور بنو نضیر قبیلہ
بنو قریظہ کے کان بھرنے لگے۔ بنی قریظہ
نے بھی گداری کر دی۔ لیکن ایک صحابی جو کہ
بنو قریظہ میں سے ہی تھا وہ چھپ کر مسلمان
ہوئے تھے۔ انہوں نے ان کی آپس میں پھوٹ
ڈال دی۔
یہ تینوں قبائل ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے
اور پھر بعد اللہ کی مدد نازل ہوئی۔ تیز ہوا
چلنے لگی جس کی وجہ سے کفار کا سارا سامان
خیمے اڑ گئے اور کفار واپس چلے گئے۔ اور
اس طرح مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ یہ
کل 27 دن کا محاصرہ رہا اور بغیر کسی کا خون
بہائے مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی۔

سوال:

بنو قریظہ کو کیا سزا دی گئی؟

جواب:

بنو قریظہ نے جو گداری کی تھی مسلمانوں
کے ساتھ۔ آپ (علیہ السلام) نے پوچھا کہ کیا
کیا جائے اب تمہارے ساتھ تو انہوں نے

Tue Wed Thu Fri Sat

Date: __/__/20__

کیا کہ آپ ہمارا معاملہ سعد بن معاذ
پر چھوڑ دے۔ وہ جو فیصلہ کریں گے ہمیں
منظور ہوگا۔

سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) نے فیصلہ کیا کہ
تمام یہودی مردوں کو قتل کیا جائے۔ تو 600
یہودی مردوں کو قتل کیا گیا۔ اور ان کی
بیویوں کو لونڈیاں بنا لیا گیا۔

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

صلح حدیبیہ سے کیا مراد ہے اور یہ کب ہوئی؟

جواب :-

صلح حدیبیہ ذوالقعدہ 6 ہجری میں ہوئی وہ صلح جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان اسکو صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔

سوال :-

صلح حدیبیہ سے متعلق (بیت اللہ کی زیارت) سے متعلق آپ (علیہ السلام) نے خواب میں کیا دیکھا؟

جواب :-

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے 6 ہجری میں خواب دیکھا کہ میں بیت اللہ کی زیارت کے لیے اپنے صحابہ کے ساتھ مکہ روانہ ہو گیا ہوں چونکہ خواب وحی الٰہی تھا۔ اس لیے آپ (علیہ السلام) 1400 صحابہ کرام (علیہ السلام) کے ساتھ مکہ کے لیے روانہ ہوئے۔

سوال:۔

کافرین مکہ نے عمرہ کی نیت سے آئے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب:۔

آپ (علیہ السلام) 1400 صحابہ کے ساتھ عمرہ کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے اپنے ساتھ ہتھیار بھی لے لئے۔ تاکہ کافرین کوئی نقصان نہ پہنچا دیں۔

جب آپ (علیہ السلام) مکہ پہنچے تو کافروں نے سمجھا کہ مسلمان ہم سے جنگ کرنے کے لیے آئے ہیں۔

کافروں نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا اور ان کو بیت اللہ میں جانے نہیں دے رہے تھے۔

سوال:۔

کافرین سے مذاکرات کے لیے آپ (علیہ السلام) نے کن کو بھیجا؟

جواب:۔

چونکہ کافرین مسلمانوں کو روکے کھڑے تھے۔ جن کو ابوسفیان لیڈ کر رہے تھے۔ ان

کا تعلق چونکہ بنو امیہ خاندان سے تھا اس
لیے آپ (علیہ السلام) نے حضرت عثمان غنی
(رضی اللہ عنہ) کو کافروں سے مذاکرات کے لیے
بھیجا۔ کیونکہ مکہ میں قبائلی سسٹم بہت زیادہ
مضبوط تھا۔ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) ابوسفیان
کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال:

حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) نے مذاکرات
میں کافروں کو کیا اطلاع دی؟

جواب:

حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) چونکہ
بنو امیہ خاندان سے تھے اس لیے ابوسفیان نے
ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ انہوں نے کافروں
سے کہا کہ یہ بیت اللہ مکہ والوں کی ملکیت
نہیں ہے۔ اور اگر تم مسلمانوں کو روکتے ہو عمرہ کرنے
سے اور تو عربوں میں تم ذلیل ہو جاؤ گے۔ ابوسفیان
نے کہا کہ ہم اتنی آسانی سے مسلمانوں کو عمرہ
کرنے نہیں دیں گے اس سے ہماری عزت کا
معاملہ جڑا ہوا ہے۔

البتہ ابوسفیان نے کہا اے عثمان بن عفان
آپ چاہے تو عمرہ کر سکتے ہیں۔ تو حضرت
عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ "میں
نے عمرے کا کیا کرنا ہے جب تک کہ میرے
نبی میرے ساتھ نہیں۔"

سوال:-

بیعت رضوان سے کیا مراد ہے؟

جواب:-

جب مسلمانوں نے یہ محسوس کیا کہ
عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) ابھی تک واپس
نہیں آئے ہیں تو حضرت عبداللہ ابن سہیل
(رضی اللہ عنہ) نے حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)
سے آکر کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ کافروں نے
عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کو قتل کر دیا ہے۔
سب مسلمان بے سوچنے لگے۔ تو پہلی مرتبہ
آپ (علیہ السلام) نے ایک درخت کے نیچے
1400 صحابہ کرام کے ہاتھوں پر بیعت لی
جس کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے۔
اس بیعت پر مسلمانوں نے فیصلہ کیا کہ
جب تک کہ ہم عثمان کے قتل کا بدلہ کافروں

سے نہیں لے لیتے تب تک چین سے نہیں
بیٹھیں گے۔ ان تک صحابہ کرام کے ہاتھوں
پر اللہ تعالیٰ کا بھی ہاتھ تھا۔
مسلمان بدلہ لینے کے لیے روانہ ہونے ہی
لگے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ)
واپس آ گئے۔

سوال:۔

صلح حدیبیہ کا پس منظر بیان کریں؟

جواب:۔

صلح حدیبیہ ذوالقعدہ 6 ہجری میں
ہوئی۔ جب کافر مسلمانوں کو روکے ہوئے
تھے۔ اور مسلمان بھی پیچھے ہٹنا کام نہیں
لے رہے تھے تو کافروں نے صلح کرنے کا سوچا
کافروں کی طرف سے سہیل ابن امر کو بھیجا گیا۔
یہ صلح تحریری شکل میں تھی۔ جس میں
کافروں نے مسلمانوں کے سامنے اپنی شرائط
رکھی۔ جو کہ یہ ہیں:

(i) مسلمان اس سال عمرہ نہیں کریں گے۔

(ii) 7 ہجری میں مسلمان یعنی اگلے سال عمرہ کریں گے
جسے عمرۃ القضا کہا جاتا ہے اور تین دن

مکہ میں رہ سکیں گے۔

(iii) جب مکہ میں آئیں گے تو تلوار نیام میں رکھیں گے۔

(iv) آج سے لے کر دس سالوں تک کوئی جنگ نہیں ہوگی۔

(v) جو چھوٹا قبیلہ قریش کا اتحادی بن گیا اس سے بھی دس سال تک جنگ نہیں ہوگی۔

(ایک قبیلہ بنی بکر جن کا اتحاد قریش سے تھا اور بنو خزاعہ نے یہ دیکھ کر مسلمانوں سے سیاسی اتحاد کر لیا۔)

(vi) جو بھی مکہ سے مسلمان بن کر مدینے آپ کے پاس آیا تو آپ (علیہ السلام) اسے واپس کر دیں گے۔ اور اگر کوئی مدینے سے کافر ہو کر مکہ آ گیا تو ہم اسے آپ کو واپس نہیں کریں گے۔

ایک عظیم واقعہ:-

اس صلح کی رضامندی کے ہوتے ہی جب سہیل بن عمرو واپس آنے لگا تو اسی وقت سہیل ابن عمرو کا بیٹا ابو جندل کافروں کی قید سے فرار ہو کر مسلمانوں کے پاس آ گیا

وہ آپ (علیہ السلام) اور مسلمانوں کے ساتھ
رہنا چاہتے تھے۔ بہت سی مشکلات کے بعد جب
حضرت ابو جندل (رضی اللہ عنہ) مسلمانوں کے
پاس پہنچے تو مسلمانوں کا ابھی ابھی معاہدہ
ہوا تھا کہ وہ مکہ میں سے بھاگے ہوئے شخص
(جو کہ مسلمان ہو جائے) کو واپس کر دیں گے۔
تو حضرت ابو جندل (رضی اللہ عنہ) کو واپس
کافروں کے پاس واپس بھیج دیا گیا۔

سوال:
اس صلح کے ساتھ مسلمانوں نے کیا سلوک
کیا؟

جواب:
دیکھا جائے اس صلح میں صرف کافروں کو
فائدہ پہنچ رہا تھا۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں نے
اس صلح کو قبول کر لیا۔ آپ (علیہ السلام)
1400 صحابہ کو ساتھ لے کر واپس مدینہ چلے گئے۔

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

دعوتی خطوط کے عمل کا پس منظر بیان کریں؟

جواب :-

اب مسلمانوں کی طاقت بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اس لیے آپ (علیہ السلام) نے فیصلہ کیا کہ قیصر و کسریٰ اور بڑے ملکوں کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ تو آپ (علیہ السلام) نے خطوط کی مدد سے ان بادشاہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ کئی بادشاہوں نے سوچنا شروع کر دیا اس دعوت کے بارے میں۔ اور کچھ بادشاہوں نے صاف صاف مخالفت شروع کر دی۔ نجاشی نے صرف ایمان قبول کر لیا تھا۔

سوال :-

مصر کے بادشاہ نے خط کے آنے پر کیا ردِ عمل پیش کیا؟

جواب :-

جب آپ (علیہ السلام) نے اپنے ایک

صحابی کو سفیر بنا کر مصر کے بادشاہ مقوقس کو اسلام کی دعوت کا خط بھیجا تو اس نے سفیر سے کہا کہ "اگر دنیا کا یہ قانون نہ ہوتا کہ خبر لانے والے کی خبر سن کر غصے میں اس سفیر کو قتل نہیں کر سکتے۔" تو میں تجھے آج قتل کر دیتا۔

سوال:-

باذان کون تھا اور یہ ایمان کیوں لایا؟

جواب:-

مصر کے ماتحت میں یمن واقع تھا۔ جس کے گورنر کا نام باذان تھا۔ اس کو گورنر مقوقس نے ہی لگوایا تھا۔ جب مقوقس کو آپ (علیہ السلام) کا خط ملا تو اس بدبخت نے باذان کو خط لکھ کر کہا کہ نعوذ باللہ "محمد کی جرأت کہ اس نے میری طرف خط بھیجا اور کہا کہ ان کو قید کر کے میرے پاس لے کر آؤ۔"

باذان نے اپنے دو نوجوان کو بھیجا۔ جب وہ وہاں پہنچے تو آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ انکی مہمان نوازی کی جائے۔

اور جب وہ دونوں جانے لگے تو آپ (علیہ السلام) نے ان سے کہا کہ "تمہارے خدا کے خدا کی سلطنت کو اللہ نے تباہ کر دیا ہے"۔
یہ پیغام لے کر وہ سیدھا باذان کے پاس آئے تو بتایا کہ مصر کے بادشاہ مقوقس اور اس کا بیٹا دونوں مر گئے ہیں۔
یہ سب ماجرہ دیکھ کر باذان ایمان لے آیا۔

سوال:-

مقوقس اور اس کے بیٹے کی موت کیسے ہوئی؟

جواب:-

مصر کا بادشاہ مقوقس بت پرست تھا۔ اس کو ڈر تھا کہ کہیں میرا بیٹا مجھے خلافت کی لالچ میں مار نہ دے۔ اس لیے اس نے اپنے کمرے میں ایک ڈبی میں زہر ڈال دیا اور اس ڈبی پر لکھ دیا کہ یہ طاقت کی دوا ہے اس سے مردانہ کمزوری ختم ہو جائے گی۔
مقوقس کے بیٹے نے اپنے باپ کو مار کر بادشاہت حاصل کر لی۔ اسی رات مقوقس کا بیٹا اپنے باپ کے کمرے میں تلاشی لینے آیا۔

اس کی نظر اس ڈبی پر پڑی جس پر لکھا تھا کہ طاقت کی دوا۔ اس نے جلدی سے اس ڈبی میں رکھا ہوا زہر طاقت کی دوائی سمجھ کر پی لیا۔ جس کی وجہ مقوقس کے بیٹے کی بھی اُسی رات موت ہو گئی۔

سوال:۔

روم کے بادشاہ نے خط کے آنے کے بعد کیا ردِ عمل پیش کیا؟

جواب:۔

رومی بادشاہ جس کا نام ھرقل تھا۔ اس پر آپ (علیہ السلام) نے حارث بن عمیر (رضی اللہ عنہ) کو سفیر بنا کر خط بھیجا۔ روم کے اندر ایک علاقہ تھا جس کا نام بصریٰ تھا۔ اس نے ھرقل کے کہنے پر حضرت حارث بن عمیر (رضی اللہ عنہ) کو شہید کر دیا۔

سوال:۔

سریہ موتہ کا پس منظر تفصیل سے بیان کریں؟

جواب:۔

سریہ موتہ 8 ہجری میں ہوا۔ جب

مسلمانوں کے سفیر حضرت حارث بن عمیر (رضی اللہ عنہ) کو بصریٰ کے گورنر شرحبیل نے دھڑ قلم کرنے پر شہید کر دیا۔

تو مسلمانوں کو بہت غصہ آگیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا جنگ کرنے کا۔ یہ پہلی جنگ تھی جو کہ عیسائیوں کے خلاف تھی۔ جس میں مسلمانوں کی تعداد 3,000 تھی اور عیسائیوں کی تعداد 2 لاکھ تھی۔

یہ پہلی جنگ تھی جس میں آپ (علیہ السلام) نے شرکت نہیں کی اور اس میں یکے بعد دیگر تین سپہ سالار مقرر کر دیے جو کہ یہ ہیں۔

"پہلے سپہ سالار حضرت زید بن حارث (رضی اللہ عنہ)۔ اگر یہ شہید ہو جائے تو تو دوسرے سپہ سالار حضرت جعفر بن ابو طالب (رضی اللہ عنہ) ہونگے اگر یہ بھی شہید ہو گئے تو پھر تیسرے سپہ سالار حضرت عبداللہ بن رواحہ ہونگے۔ اگر یہ بھی شہید ہو گئے تو فوج خود ایک سپہ سالار چن لے گی۔"

سوال:-
حضرت جعفر بن ابوطالب (رضی اللہ عنہ) کی شہادت بیان کریں اور چوتھے سپہ سالار کون تھے؟

جواب:-
حضرت زید بن حارث (رضی اللہ عنہ) جب سپہ سالار تھے تو دو دن تک جنگ ہوتی رہی۔ چھٹے دن حضرت زید بن حارث شہید ہو گئے۔ تو حضرت جعفر بن ابوطالب (رضی اللہ عنہ) کو سپہ سالار بنایا گیا۔ آپ بھی اُسی دن شہید ہو گئے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ شہادت کے وقت حضرت جعفر بن ابوطالب (رضی اللہ عنہ) کے جسم پر 70 زخم آئے جو کہ صرف سامنے والے حصّے پر تھے۔ پیچھے والے حصّے پر کوئی زخم نہیں تھا۔ آپ کے دونوں بازو بھی کٹ گئے تھے۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہ) کو سپہ سالار بنایا گیا۔ وہ بھی جب شہید ہو گئے تو فوج نے حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) کو سپہ سالار بنا دیا۔

حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ) نے بہت
سے رومی عیسائیوں کو قتل کر دیا اور پھر بعد
میں آپ نے فیصلہ کیا کہ سب مسلمان
واپس جائیں گے۔ اس جنگ کے بعد آپ
(علیہ السلام) نے حضرت خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ)
کو "سیف اللہ" کا خطاب دیا۔

سوال:
فتح مکہ کس سن میں ہوا؟

جواب:
فتح مکہ سن 8 ہجری میں ہوا اسکی
بہت سی وجوہات تھی۔ جیسا کہ

سوال:
فتح مکہ کی وجوہات تفصیل سے بیان
کریں؟

جواب:
فتح مکہ کی سب سے بڑی وجہ تھی
کہ کافروں نے صلح حدیبیہ کو توڑ دیا تھا (جس
طرح کے صلح حسن کو توڑا گیا تھا)۔

صلح حدیبیہ میں یہ طے ہوا تھا کہ کوئی بھی چھوٹا
سا قبیلہ قریش کا اتحادی بن جائے تو یہ دونوں
آپس میں دس سال تک جنگ نہیں کریں گے۔
یہ سوچ کر بنو بکر قبیلہ نے قریش کے ساتھ
اتحاد کر لیا۔ اور دوسری طرف بنو خزاعہ قبیلہ نے
مسلمانوں کے ساتھ سیاسی اتحاد کر لیا۔
یہ دونوں قبیلے ایک دوسرے کے دشمن تھے۔
ایک مرتبہ بنو بکر نے بنو خزاعہ قبیلے پر حملہ کر
دیا۔ جس میں بنو خزاعہ کے 20 بندے مارے
گئے۔ بنو خزاعہ قبیلے نے مسلمانوں سے آ کر
انصاف مانگا تو آپ (علیہ السلام) نے قریش کے
سردار ابوسفیان کو خط لکھا جس میں 3 شرائط
لکھیں:

(i) اگر تم نے جنگ کا آغاز کیا ہے تو خون کی قیمت
ادا کر دو۔

(ii) فرض کرو کہ اگر تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے جنگ نہیں کی
تو آج سے اعلان کر دو کہ بنو بکر قبیلے سے ہمارا کوئی
تعلق نہیں ہے۔ پھر ہم خود بنو بکر قبیلے کو دیکھ لے
گے۔

(iii) اگر تم یہ نہیں مانتے تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے

معاہدہ توڑ دیا ہے تو ہم تم سے بدلہ لے گے۔
تو ابو سفیان نے تیسری شرط کو ماننا اور کہا کہ
ہم نے معاہدہ توڑ دیا ہے۔
اس جواب پر آپ (علیہ السلام) 8 ہجری 10
رمضان المبارک کو 10,000 صحابہ کو لے کر مدینہ
سے نکلے۔
اور 20 رمضان المبارک کو آپ (علیہ السلام) نے
کافروں پر حملہ کر دیا۔
اس حملے سے قبل ابو سفیان اور ان کی بیوی
ہندہ اور ان کے بیٹے معاویہ انہوں نے اسلام
قبول کر لیا تھا۔
اسی وجہ سے آپ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ
بیعت کی اب یہ صورت ہے کہ۔
(i) اگر کوئی ابو سفیان کے گھر میں رک گیا وہ بھی
امن میں ہوگا۔
(ii) جو بیت اللہ میں رک گیا وہ بھی امن میں ہوگا۔
(iii) اور جو اپنے گھر میں رک گیا وہ بھی امن میں ہوگا۔
(iv) اگر کسی کے پاس تلوار ہے وہ اسے زمین پر پھینک
دے گا تو وہ بھی امن میں ہوگا۔

جو حملہ کرے گا اسکو قتل کر دیا جائے گا۔ اس فیصلے کی وجہ سے اُسی دن 20,000 کافروں نے اسلام قبول کر لیا۔

آپ (علیہ السلام) نے تمام کافروں کو معاف کر کے ان کا اسلام قبول کر لیا۔

سوال:۔

8 ہجری میں اور کونسے واقع ہوئے؟

جواب:۔

8 ہجری میں فتح مکہ ہوا۔ 8 ہجری میں ہی غزوہ حنین اور غزوہ طائف ہوئی۔ اور 8 ہجری میں ہی غزوہ تبوک ہوئی۔

سریہ موتہ میں جب مسلمان واپس آئے تھے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمان پھر سے جنگ کے لیے آئے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد 30,000 تھی۔ روم کے عیسائی جنگ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ آپ (علیہ السلام) 20 دن پر تبوک کے موقع پر بیٹھے رہے۔ مسلمانوں نے بہت سی کوششیں کی کہ جنگ شروع ہو۔ لیکن جنگ نہیں ہوئی اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہو گئی۔

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

سوال:-

حج کب فرض ہوا؟

جواب:-

حج 9 ہجری میں فرض ہوا۔ 10 ہجری میں آپ (علیہ السلام) نے حج ادا کیا۔ اور اس موقع پر ایک خطبہ دیا جس کو خطبہ حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

CamScanner

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

9 ہجری میں حج فرض ہونے کے بعد کتنے صحابہ کرام کو حج کے لیے بھیجا گیا؟

جواب :-

9 ہجری میں جب حج فرض ہوا تو آپ (علیہ السلام) نے 300 صحابہ کرام (رضی اللہ عنہ) کو حج کی ادائیگی کے لیے بھیجا۔ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو ان سب کا امین بنا کر بھیجا۔ اور پھر سورۃ توبہ کا نزول ہوا تو مولا علی (علیہ السلام) کو امین بنا کر بھیج دیا۔

سوال :-

آپ (علیہ السلام) نے پہلا حج کب ادا کیا؟

جواب :-

10 ہجری میں آپ (علیہ السلام) نے سوا لاکھ مسلمانوں کے ساتھ حج ادا کیا۔ کئی روایات میں آتا ہے کہ صحابہ کرام کی تعداد 1,24,000 اور کئی روایات میں آتا ہے کہ 1,40,000 تھی۔

سوال:-
خطبہ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب:-
9 ذی الحجہ میں حج کے موقع پر آپ (علیہ السلام) نے میدان عرفات میں حج کا عظیم الشان خطبہ دیا جس کو خطبہ حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ یہ خطبہ انسانی حقوق کا منشور تھا۔ یہ آپ (علیہ السلام) کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ اس خطبے کے تین ماہ بعد آپ (علیہ السلام) اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

سوال:-
خطبہ حجۃ الوداع کے چند اہم نکات بیان کریں؟

جواب:-
خطبہ حجۃ الوداع اسلام کا آخری خطبہ تھا۔ جس کا آغاز آپ (علیہ السلام) نے حمد و ثنا کے ساتھ کیا۔ اس خطبے کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں

Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

- خواتین کے حقوق
- غلاموں کے حقوق
- انسانیت کی مساوات کا درس
- سود کو حرام قرار دینا
- حاکم الوقت کی اطاعت کرنا۔
- اور فرمایا کہ میں اپنے بعد تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر ان کو تھام کر رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکو گے۔

(i) کتاب اللہ (قرآن مجید)

(ii) میری سنت (احادیث)

:- اسلام کیا ہے :-

:- تعارف قرآن مجید :-

سوال :-

قرآن کے لغوی اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب :-

قرآن کا لغوی معنی ہے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب یا بار بار پڑھی جانیوالی کتاب۔

اصطلاح میں قرآن سے مراد وہ کلام جو اللہ کی طرف سے 23 سال میں نازل ہوا۔

سوال :-

پہلی وحی کا احوال بتائے؟

جواب :-

جب آپ (علیہ السلام) کی عمر 40 برس کی ہوئی تو پہلی وحی نازل ہوئی۔

پہلی وحی کے نزول سے چھ مہینے قبل آپ کو جو کچھ بھی خواب میں نظر آتا وہ حقیقت میں بھی ہو جاتا۔ آپ (علیہ السلام) پر پہلی وحی 21 رمضان المبارک 610ء میں نازل ہوئی۔

پہلی وحی میں سورۃ علق کی پہلی 5 آیات نازل ہوئی۔ یہ سب ماجرہ دیکھ کر آپ (علیہ السلام) گھبرا گئے سیدھا اپنی بیوی حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس گئے۔ ان کو سارا واقعہ بیان کیا تو وہ آپ (علیہ السلام) کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو کہ تورات اور انجیل کے ماہر تھے۔ انہوں نے آپ کے نبی ہونے کی پیشین گوئی کی۔

سوال:۔

دوسری وحی کا احوال بیان کریں؟

جواب:۔

پہلی وحی کے نزول کے بعد 6 مہینے تک دوبارہ وحی نازل نہیں ہوئی۔ جس کو فترۃ الوحی کہتے ہیں جس کے معنی ہے (وحی کا آنا بند ہو جانا) 6 ماہ بعد دوسری وحی نازل ہوئی۔ جس میں سورۃ المدثر کی پہلی 5 آیات نازل ہوئی۔

سوال:-

قرآن مجید میں کل کتنی سورتیں ہیں؟

جواب:-

قرآن مجید میں کل 114 سورتیں ہیں۔
جن میں مکی سورتوں کی تعداد 86 ہیں اور مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہیں۔
مکی سورتیں اُن سورتوں کو کہا جاتا ہے جو مکہ میں نازل ہوئی۔ اور جو مدینہ میں سورتیں نازل ہوئی ان کو مدنی سورتیں کہتے ہیں۔

سوال:-

مکی سورتوں کی خصوصیات لکھیں؟

جواب:-

مکی سورتوں کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مکی سورتوں کی تعداد 86 ہیں۔
(ii) مکی سورتیں مختصر ہیں۔
(iii) مکی سورتوں کا آغاز یَا اَیُّھَا النَّاسُ سے ہوتا ہے۔
(iv) مکی سورتوں میں شرک کی تلقین کی گئی ہیں اور انبیاء کرام کے قصے بیان ہوئے ہیں۔
(v) مکی سورتوں میں اسلامی عقائد پر زور دیا گیا ہے۔

سوال:-

مدنی سورتوں کی خصوصیات لکھیں؟

جواب:-

مدنی سورتوں کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مدنی سورتوں کی تعداد 28 ہیں۔

(ii) مدنی سورتیں طویل ہوتی ہیں۔

(iii) مدنی سورتوں کا آغاز یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ سے ہوتا ہے

(iv) مدنی سورتوں میں جہاد کی اجازت ملی ہے۔

(v) مدنی سورتوں میں ارکان اسلام پر زور دیا گیا ہے۔

سوال:-

وحی کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب:-

وحی کے لغوی معنی ہے چپکے سے دل میں کوئی بات ڈال دینا یا اشارہ کر دینا۔

اور اصطلاح میں وحی سے مراد وہ کلام ہیں جس کو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کی طرف نازل فرماتا ہے۔

سوال:۔

وحی کی اقسام بیان کریں؟

جواب:۔

وحی کی دو اقسام ہیں۔

(i) وحی متلو (وحی جلی)

(ii) وحی غیر متلو (وحی خفی)

وحی متلو۔

وحی متلو یا وحی جلی ایسی وحی کو کہتے ہیں جس کے الفاظ و معانی دونوں اللہ کی طرف سے ہو۔ اس وحی میں فرشتے کے ذریعے پیغام پہنچایا جاتا ہے۔ اس وحی کے الفاظ کی تلاوت بھی کی جاتی ہے

وحی غیر متلو:۔

وحی غیر متلو یا وحی خفی میں خوابوں کے ذریعے اور دل میں ایک دم سے کوئی بات کا آنا ہوتا ہے۔ وحی خفی میں فرشتے کے ذریعے پیغام نازل نہیں کیا جاتا ہے وحی غیر متلو یا وحی خفی کے الفاظ کو احادیث کہا جاتا ہے۔

سوال:-

نزول وحی کے طریقے بیان کریں؟

جواب:-

وحی کے نزول کے تین طریقے ہیں

(i) حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کا اصل شکل میں آنا۔

(ii) کسی انسانی شکل میں آنا۔ زیادہ تر حضرت جبرائیل (علیہ السلام) حضرت دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ) کی شکل میں آتے تھے۔

(iii) صلصلۃ الجرس (مکھیوں کی بھنبھناہٹ)

Mon Tue Wed Thu Fri Sat Date: __/__/__

:- اسلام کیا ہے :-

:- تعارف قرآن :-

سوال :-

قرآن مجید میں کتنے مقام پر سجدہ آتا ہے اور اختلافی سجدہ سے کیا مراد ہے؟

جواب :-

قرآن مجید میں 14 مقامات پر سجدہ آتا ہے۔ ویسے قرآن مجید میں کئی علماء دین نے کہا ہے کہ 14 سجدے ہیں۔ اور کچھ کہتے ہے کہ 15 سجدے ہیں۔

15 سجدہ جس میں اختلاف ہے وہ 17 پارے کے آخری رکوع میں آتا ہے۔ اسی سجدے کو اختلافی سجدہ کہتے ہیں۔

سوال :-

سجدہ شکر اور سجدہ تلاوت سے کیا مراد ہے؟

جواب :-

سجدہ شکر سے مراد وہ سجدہ ہے۔ جب اللہ انسان کو کوئی نعمت سے نوازتا ہے۔ تو انسان

اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے کرتا ہے۔ اس سجدے کو سجدہ شکر کہتے ہیں۔

سجدہ تلاوت سے مراد قرآن مجید کے 15 سجدے ہیں۔ جب مسلمان تلاوت کرتا ہے قرآن مجید کی جس مقام سجدہ آجائے اس سجدے کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔

سجدہ شکر اور سجدہ تلاوت کیلئے باوضو ہونا ضروری نہیں ہے اور نہ ہی اس کے لیے قبلہ رُخ ہونا ضروری ہے۔

سوال:۔

عہد نبوی میں احادیث یا وحی لکھنے کے لیے کونسی چیزیں استعمال کی جاتی تھی؟

جواب:۔

عہد نبوی میں وحی یا احادیث کو تحریری شکل میں جمع کیا جاتا تھا۔ اس میں صحابہ کرام زیادہ تر پتھر کی سلوں پر، چمڑے پر، اونٹ کے شانے کی ہڈی پر، کھجور کے تنوں پر احادیث یا وحی لکھا کرتے تھے۔

Wed Thu Fri Sat Date: __/__/20__

سوال:-

کیا قرآن مجید جس طرح آج موجود ہے کیا یہ اسی طرح نازل ہوا تھا؟

جواب:-

جی نہیں۔ قرآن مجید آج جس طرح موجود ہے یہ اس طرح بالکل بھی نازل نہیں ہوا تھا۔ جب قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ نہ اس کے نقطے تھے، نہ ہی اس پر اعراب تھے، نہ ہی اس کے 30 پارے تھے، نہ ہی اس کی منزلیں تھیں۔ اور نہ ہی اس کے 540 رکوع تھے۔

اور بات کی جائے ردوبدل کی تو اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید کا ذمہ اٹھایا ہے۔ اس وجہ سے 1400 سال کے بعد بھی قرآن مجید میں ایک حرف کے برابر بھی ردوبدل موجود نہیں ہے۔

سوال:-

آپ (علیہ السلام) کے دور میں قرآن مجید کو تحریری شکل میں لکھنے کی ضرورت کیوں ہوئی؟

جواب:-

جب قرآن مجید نازل ہوتا تھا تو صحابہ کرام اس کو یاد کر لیا کرتے تھے۔ زیادہ تر قرآن مجید صحابہ کرام کے دلوں میں محفوظ تھا۔

ایک مرتبہ آپ (علیہ السلام) کے پاس ایک یہودی آیا اس نے آ کر کہا کہ میں اور میرا پورا گاؤں اسلام قبول کرنا چاہتے تھے۔ اس لیے آپ کچھ لوگوں کو میرے ساتھ بھیج دے تاکہ یہ ہمیں قرآن مجید کی تعلیمات سکھا سکے۔ تو آپ (علیہ السلام) نے 70 صحابہ کرام (جن کو قرآن پاک حفظ تھا) ساتھ بھیج دیا۔

اس یہودی نے اس کے گاؤں والوں نے بیئر معونہ (معونہ نامی کنواں) پر اُن 70 قاری کو شہید کر دیا۔ 70 بڑے بڑے قرآن کے حافظ جب شہید ہو گئے تو آپ (علیہ السلام) نے قرآن مجید کو تحریری شکل میں لکھنے کا سوچا۔

سوال:-

آپ (علیہ السلام) کے بعد کن بے غیرتوں نے نبوت کا دعوہ کیا؟

جواب:-

آپ (علیہ السلام) اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لیکن آپ (علیہ السلام) کے بعد بے غیرت اور جھوٹے لوگ بھی تھے جنھوں نے نبوت کا دعوہ کر دیا۔

(i) **مسیلمہ کذاب:** اس کا اصل نام مسیلمہ تھا۔ کذاب اس کو لقب دیا گیا ہے مسلمانوں کی طرف سے جس کا مطلب ہے جھوٹا۔ یہ بہت بوڑھا تھا۔ اس نے نبی ہونے کا دعوہ کر دیا۔

(ii) **اسود عنسی:** اس بے غیرت نے نبی (علیہ السلام) کی زندگی میں نبی ہونے کا دعوہ کر دیا تھا۔ اس بے غیرت کو آپ (علیہ السلام) کے دور میں ہی قتل کر دیا گیا۔

(iii) **طلیحہ:** اس نے بھی نبی ہونے کا دعوہ کیا تھا۔ لیکن اس کی لوگوں نے بات نہیں سنی۔ اس لیے اس کا یہ جھوٹ زیادہ دیر نہ چل سکا۔ اور بعد میں مسلمان ہو گیا تھا۔

(iv) **سجاح :** یہ ایک خاتون تھی۔ جس نے اپنی خوبصورتی کی بنا پر نبوت کا دعوہ کر دیا۔ اس نے مسیلمہ کذاب سے شادی بھی کی تاکہ نبوت اور زیادہ پکی ہو جائے۔ (☺☺☺) پاپا پا لیکن جنگ یمامہ میں جب مسلمانوں نے مسیلمہ کذاب کو قتل کر دیا تو یہ عورت وہاں سے بھاگ گئی۔ اور پھر بعد میں اسلام قبول کر لیا۔

نوٹ:-

"یہ آپ نبی (علیہ السلام) ہر سال رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کو قرآن مجید زبانی سنایا کرتے تھے۔"

سوال:-

تدوین قرآن مجید سے کیا مراد ہے؟

جواب:-

تدوین قرآن سے مراد ہے۔ قرآن مجید کو اکٹھا کرنا۔ اور ترتیب سے جمع کرنا۔

تدوین قرآن کے تین مراحل ہیں۔

(i) پہلی تدوین آپ (علیہ السلام) کے دور میں ہوئی تھی۔ لیکن اس تدوین میں قرآن مجید کتابی شکل میں نہیں تھا۔ لوگوں کے پاس مختلف حصوں میں لکھا ہوا تھا۔

(ii) دوسری تدوین حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دور میں ہوئی۔

(iii) تیسری تدوین حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کے دور میں ہوئی۔

سوال:۔

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دور میں تدوین قرآن کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

جواب:۔

حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعوہ کر دیا۔ اس کے خلاف جنگ یمامہ میں مسلمان کی بڑی تعداد شہید ہوگئی۔ 40,000 کا لشکر مسیلمہ کذاب کا تھا۔ جس میں 1200 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ جس میں 70 قرآن مجید کے قاری تھے۔

جب مسلمانوں کی تعداد میں سے قرآن کے حافظ کی تعداد شہید ہوگئی تو حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہ)

نے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو مشورہ دیا
کہ ہمیں قرآن مجید کو اکٹھا کرنا چاہیئے۔
تو مسلمانوں نے تدوین قرآن مجید کی کمیٹی بنائی۔
جس کے سربراہ حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ
عنہ) کو بنایا گیا۔

سوال:
حضرت حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہ) پر
ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب:
حضرت حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہ) وہ صحابی
تھے کہ جن کو نبی (علیہ السلام) نے منافقوں کے نام اور
فتنوں کے راز بتائے تھے۔
احادیث میں آتا ہے کہ جب حضرت عمر فاروق (رضی اللہ
عنہ) وفات کے قریب تھے تو انہوں نے حذیفہ بن یمان
سے پوچھا کہ کیا اللہ کے نبی نے منافقوں میں
میرا نام تو نہیں لیا تھا۔ آپ (رضی اللہ عنہ) نے تصدیق
کی کہ نہیں عمر آپکا نام نہیں لیا تھا۔

سوال:-
حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے دور تدوین قرآن کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

جواب:-
حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کے دورِ خلافت میں چونکہ اسلام عرب سے عجم تک پھیل چکا تھا۔ اور آذربائیجان کے مقام پر مسلمان کا آپس جھگڑا کھڑا ہو گیا کہ ایک مسلمان کہتا تھا کہ میں نے تلاوت ٹھیک کی ہے قرآن مجید کی اور دوسرا کہتا تھا کہ نہیں تم غلط پڑھ رہے ہو۔ میں نے ٹھیک کی ہے تلاوت۔

اس جھگڑے سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ قرآن مجید میں کسی نے تبدیلیاں کر دی تھی۔ یا تلفظ کی وجہ سے جھگڑا ہو رہا ہے۔

اس پر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) نے فیصلہ کیا کہ قرآن مجید کو نئے سرے سے اکٹھا کیا جائے۔ اس لیے تمام پرانے قرآنی نسخوں کو جلا دیا گیا۔

پھر سے تدوین قرآن کی کمیٹی بنائی گئی۔ اس

بار دوبارہ حضرت زید بن ثابت کو سربراہ بنا دیا گیا۔

چونکہ حضرت عثمان بن عفان کے دور خلافت میں مسلمان مالی طور پر بھی مضبوط ہو گئے تھے۔ اس لیے قرآن مجید کو کتابی شکل میں اکٹھا کیا گیا۔ اسی وجہ سے حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کو جامع القرآن کہا جاتا ہے۔

(i) قرآن مجید کو 30 حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ کیونکہ نبی (علیہ السلام) نے 30 دنوں میں قرآن مجید کو مکمل کرنے کا کہا۔

(ii) آپ (علیہ السلام) نے 7 دنوں میں بھی قرآن مجید کو مکمل کرنے کا کہا اسی نسبت سے قرآن مجید کی 7 منزلیں بنائی گئی۔

(iii) بنو امیہ کے دور میں 540 رکوع بھی بنا دیے گئے۔

:- (اسلام کیا ہے) :-

سوال :-

حدیث کیا ہے؟ ایک مختصر نوٹ لکھیں؟

جواب :-

حدیث کے لغوی معنی گفتگو بات چیت یا نئی چیز کے ہیں۔

اصطلاح میں حدیث سے مراد نبی (علیہ السلام) کی بات، آپ کا عمل یا آپ کا کسی صحابی کے عمل کو دیکھ کر خاموشی اختیار کرنا ہے۔

اقسام :-

حدیث قولی :- "جس میں نبی (علیہ السلام) کا فرمان یا بات ہو۔"

حدیث فعلی :- "جس میں نبی (علیہ السلام) کا فعل اور عمل ہو۔"

حدیث تقریری :- جس میں نبی (علیہ السلام) کسی صحابی کے عمل کو دیکھ کر خاموشی اختیار کر لے۔

CamScanner

سوال:-

سنت کیا ہے اور حدیث قدسی سے کیا مراد ہے؟

جواب:-

سنت کے لغوی معنی طریقہ یا سنت کے ہے۔ دین کی اصطلاح میں سنت سے مراد نبی (علیہ السلام) کے اعمال یا ادا شدہ کو سنت کہتے ہے۔ سنت حدیث فعلی کا ہی دوسرا نام ہے۔

حدیث قدسی: ایسی حدیث جس میں مفہوم اللہ کا ہو۔ لیکن الفاظ نبی (علیہ السلام) کے ہو۔ اس حدیث کو حدیث قدسی کہتے ہیں۔

سوال:-

صحاح ستہ میں کونسی احادیث کی کتاب شامل ہے؟

جواب:-

مندرجہ ذیل کتابیں صحاح ستہ میں شامل ہیں۔

(i) صحیح بخاری (ii) صحیح مسلم

(iii) جامع ترمذی (iv) سنن ماجہ

(v) سنن نسائی

(vi) سنن ابوداؤد